ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

جدِّ صحیح کے احوال میں اختلاف کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Differences in the Accounts of Jad e Sahih

Muhammad Hassan Farooq
Research Scholar, Faculty of Islamic and Arabic Learning, MIU, AJK

Dr. Wajid Mehmood*
Assistant Professsor, Faculty of Islamic and Arabic Learning, MIU, AJK

Arshad Mehmood
Research Scholar, Faculty of Islamic and Arabic Learning, MIU, AJK

Abstract

Before Islam, there was a long period of ignorance and corruption was found in every matter of life. Fights would start over small things, which would continue for a long time. The powerful would oppress the weak and destroy his rights and the real heirs of the deceased would be deprived of the inheritance. The religion of Islam provides guiding principles in every field of life. The Qur'an and the Sunnah provide solutions to every problem of life in the light of humanity. Just as Islam guides us in other fields of life, it also provides complete guidance in the division of inheritance. It has provided the rules and assigned separate stakes for each relationship. The correct grandfather (grandfather) has a very close relationship with the deceased. The correct grandfather sometimes gets a share simply by becoming a zawi-al-farud, sometimes he gets a share simply by becoming an usba, while sometimes he gets the right to inherit under both the zawi-al-faruz and the usba.In this research article, the various accounts of Jed Sahih will be described and the different opinions found in the Muslim Ummah regarding the legacy of Jed Sahih will also be discussed.

Keywords: Islam, Jadd e Sahih, Zawi Farooz, Asabh

فرائض کا لغوی معنی:

فرائض 'فریضۃ' کی جمع ہے۔فریضہ کا معنی فرض، زکوۃ اور مقرر کردہ حصہ ہے۔[1]

علم الفرائض کا اصطلاحی مفہوم:

وہ علم جس سے میت کے ترکے میں ہر وارث کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے اس علم کو علم الفرائض کہتے ہیں۔[2]

موضوع:

علم الفرائض کا موضوع وارثین کے درمیان ترکہ کی تقسیم ہے۔[3]

* Email of corresponding author: wajidmahmood95@gmail.com

غرض وغایت:

ترکۂ میت کو میت کے ورثاء میں ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کرنے کی قدرت حاصل کرنا۔[4]

وراثت کے ارکان:

وارثت کے تین ارکان ہیں۔

1:مورث

یعنی وہ شخص جو فوت ہو گیا اور وارثوں کے لیے میراث چھوڑ گیا۔

2:وارث

وارث یعنی وہ شخص جو مورث کی میراث کا مستحق ہو۔

3:میراث یا ترکہ:

یعنی وہ قابل وراثت اموال جو میت نے چھوڑے۔[5]

اسباب ارث:

اسلام سے قبل عرب میں دو وجہ سے میراث ملتی تھی نسب وعہد۔ نسبی رشتہ میں بچوں اور عورتوں کا کوئی حق میراث ہی نہ تھا، عہد کی دو صورتیں تھیں کسی سے موت وزندگی میں تعاون کا معاہدہ جسے حلف کہتے تھے دوسرا تبنی یعنی منہ بولا بیٹا بنانا، شروع اسلام میں ان دونوں صورتوں کو کچھ فرق کے ساتھ باقی رکھا گیا۔[6]

اس کے بعد دو اور چیزیں بڑھائیں ہجرت اور عقد مواخات، چنانچہ اس وقت مہاجر غیر مہاجر کا وارث نہ ہوتا تھا، اگرچہ عزیز ہو، یوں ہی جس مہاجر کو جس انصاری کا بھائی بنا دیا گیا وہ ہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے اور رشتہ دار وارث نہ ہوتے تھے پھر یہ تمام چیزیں منسوخ ہو گئیں اور وراثت کے تین اسباب مقرر ہوئے۔[7]

اسباب ارث درج ذیل ہیں:

1: **حقیقی قرابت:** نسبی رابطہ اسباب ارث میں سے پہلا سبب ہے جیسے والدین، اولاد، بھائی، چچے وغیرہ۔[8]

2: **نکاحِ صحیح:** نکاح صحیح وہ ہے جو شرائط نکاح کے ساتھ ہوا ہو، نکاح صحیح ہونے کے بعد اگر میاں یا بیوی میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو دوسرا اس کا وارث ہو گا خواہ دخول یا خلوت صحیحہ ہوئی یا نہیں۔[9]

3 **حکمی قرابت:** جب مالک اپنا غلام آزاد کرتا ہے تو سابقہ مالک اور آزاد شدہ غلام کے درمیان حکمی قرابت پیدا ہو جاتی ہے۔[10]

موانع ارث:

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وراثت سے محرومی کے صرف چار سبب ہیں کہ وارث غلام ہو،وارث مورث کا قاتل ہو یا کافر ہو یا دارالحرب میں رہتا ہو،باقی کوئی ناقابلیت اسے اس کے حق شرعی سے محروم نہ کرے گی۔[11]

علم الفرائض کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

تعلمو الفرائض و علموها الناس فانها نصف العلم۔[12]

علم میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ یہ نصف علم ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ"۔13

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم میراث اور قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ میری وفات ہونے والی ہے۔

العلم ثلاثة،وما سوى ذلک وهو فضل: آية محكمةاو سنة قائمةاو فريضة عادلة۔[14]

"علم تین قسم کے ہیں ان کے علاوہ جو بھی ہے وہ اضافی شمار ہوں گے، محکم آیات،ثابت شدہ سنت اور انصاف پر مبنی وراثت (کی تقسیم)"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"علم الفرائض کو ایسی توجہ اور محنت سے سیکھو جس طرح قرآن کریم سیکھتے ہو"۔[15]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص قرآن کو پڑھے اس کو فرائض بھی سیکھ لینا چاہیے"۔[16]

مذکورہ بالا احادیث اور اقوال صحابہ علیہم الرضوان سے علم الفرائض کی اہمیت وضرورت واضح ہے۔علم الفرائض سیکھنے اور سکھانے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ حکم تاجدار ختم نبوت علی صاحبہ الصلوۃ والسلام ہے۔

علم الفرائض کو عام کرنا نہ صرف ہمارا دینی فریضہ ہے بلکہ معاشرتی طور پر بھی اس کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔اس علم کی کمی کی وجہ سے ہمارا معاشرہ لڑائی جھگڑوں اور طرح طرح کے فساد میں مبتلا ہے۔17

میت کے حقوق

جو مسلمان مر جاتا ہے تو شرعاً اس کے مال (ترکہ) میں چار حق ہوتے ہیں۔[17]

میت کے مال میں سے ترتیب سے یہ کام کیے جائیں گے:

1: تجہیز و تکفین

2: قرض کی ادائیگی

3: وصیت کی تعمیل

4: ورثاء میں تقسیم[18]

اقسام ورثاء:

میت کے ترکہ کے وارث تین قسم کے ہوتے ہیں۔[19]

1: **ذوی الفروض:** وہ وارث جن کے حصے اور میراث کی مقدار شریعتِ مقدسہ میں مقرر و معین ہے۔[20]

جن میں 4 مرد اور 8 عورتیں ہیں۔

۱ شوہر۔ ۲ باپ۔ ۳ دادا (جد صحیح)۔ ٤ اخیافی بھائی۔ ٥ بیوی۔ ٦ بیٹی۔ ۷ پوتی۔ ۸ عینی بہن۔ ۹ علاتی بہن۔ ۱۰ اخیافی بہن۔ ۱۱ ماں۔ ۱۲ جدہ صحیحہ[21]

2: **عصباتِ نسبی:**

عصبات وہ وارث ہیں جن کے لیے کوئی معین حصہ نہیں بلکہ جو ذوی الفروض سے بچا ہو وہ پاتے ہیں۔[22]

عصبہ بالنسب کی تین اقسام ہیں:

۱ عصبہ بنفسہ

۲ عصبہ بغیرہ

۳ عصبہ مع غیرہ[23]

3: **ذوی الارحام:** اصحاب فروض اور عصبات کے سواء جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں ان کی ترتیب عصبات کی مثل ہے۔[24]

قرآن حکیم میں مقرر شدہ حصص:

قرآن حکیم میں وارثوں کے جو حصے مقرر کیے گئے ہیں وہ کل چھ ہیں:

(۱) آدھا 1/2 (۲) چوتھائی 1/4 (۳) آٹھواں حصہ 1/8 (٤) دو تہائی 2/3 (٥) ایک تہائی 1/3 (٦) چھٹا حصہ 1/6[25]

بعض ورثاء ایک جہت سے وارث ہوتے ہیں جبکہ بعض ورثاء ایک سے زیادہ جہات سے وارث ہوتے ہیں۔

مثلاً کوئی وارث مورث کی میراث صرف ذوی الفروض کی جہت سے پاتا ہے کوئی صرف عصبہ کی جہت سے پاتا ہے اور کوئی ذوی الفروض و عصبات دونوں جہات سے پاتا ہے۔

اس نسبت سے ورثاء کی پھر تین اقسام ہیں:

(الف) **محض ذوی الفروض:** مثلاً زوج، زوجہ، بیٹیاں، بہنیں، مائیں، دادا، دادیاں اور ماں کی طرف سے اولاد

(ب) **محض عصبات:** مثلاً بیٹے، بھائی، بھائی کے بیٹے، چچے اور چچا کے بیٹے

(ج) **ذوی الفروض وعصبات:** مثلاً باپ، دادا وغیرہ۔[26]

جد صحیح:

جد صحیح وہ دادا ہے جس کا رشتہ میت سے باپ کی طرف سے ہو یعنی اس کے رشتہ میں ماں داخل نہ ہو۔ جیسے باپ کا باپ یا باپ کا دادا۔[27]

دادا میں دادا، پر دادا، لکڑ دادا، سکڑ دادا اوپر تک سب شامل ہیں۔[28]

جد فاسد:

وہ دادا جس کی نسبت میت کی طرف کسی ام (ماں) کے واسطے سے ہو بالفاظ دیگر یوں کہیں کہ اس کی نسبت میت کی طرف کرتے ہوئے کوئی عورت واسطہ بنے جیسے نانا۔[29]

دادا کے متفقہ احوال

دادا کے چار احوال ہیں۔

۱ **محجوب:** یعنی دادا کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ واسطہ زندہ ہو یعنی باپ کے ہوتے ہوئے اس کا باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے پر دادا کو کچھ نہ ملے گا۔

۲ **سدس:** یعنی دادا کو چھٹا حصہ ملے گا جبکہ بیٹا یا پوتا ہو خواہ بیٹی یا پوتی ہو یا نہ ہو۔

۳ **سدس وعصبہ:** دادا کو چھٹا حصہ ملے گا اور وہ عصبہ بھی بنے گا جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔

٤ **عصبہ:** دادا صرف عصبہ بنے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔[30]

جد صحیح کے متفقہ احوال کی مثالیں

پہلی حالت کی مثال:

میت

بیٹی 1/2 (نصف)

باپ 1/6 (سدس) + عصبہ

دادا محروم

دوسری حالت کی مثال:

میت

بیوی 1/8 (ثمن)

دادا 1/6 (سدس)

بیٹا عصبہ

تیسری حالت کی مثال:

میت

بیوی 1/8 (ثمن)

بیٹی 1/2 (نصف)

دادا 1/6 (سدس) + عصبہ

چوتھی حالت کی مثال:

میت

ماں 1/3 (ثلث)

دادا عصبہ

جد صحیح کے اختلافی احوال

علماء کا اجماع ہے کہ باپ دادا کو محجوب کر دے گا اور بیٹیوں کے ساتھ باپ کی عدم موجودگی میں وہ اس کا قائم مقام ہو گا اور وہ اصحاب فرائض میں شمار ہو گا۔

اختلاف اس میں ہے کہ وہ حقیقی بھائی بہنوں اور علاتی بھائی بہنوں کو محروم کرنے میں باپ کا قائم مقام ہو گا یا نہیں؟[31]

اس دادا کے ساتھ عینی اور علاتی بہن بھائیوں کو حصہ دینے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دو موٴقف ہیں.

پہلی جماعت کا موقف:

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا موٴقف یہ ہے کہ دادا کی وجہ سے حقیقی و علاتی بہن بھائیوں کو محروم کیا جائے گا اس موٴقف کی تائید کرنے والے دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ[32]

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھی تمام بہن بھائی محروم ہو جاتے ہیں اور فتویٰ اسی قول پر ہے۔[33]

دوسری جماعت کا موقف

حضرت علی، زید بن ثابت اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم دادا کے ساتھ بھائی بہنوں کو وارث بنانے کے قائل ہیں۔[34]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی بہن بھائیوں کو دادا کے ساتھ حصہ دینے کے قائل ہیں۔

حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت زید رضی اللہ عنہم اس بات پر تو متفق ہیں کہ دادا کے ساتھ عینی اور علاتی بہن بھائیوں کو حصہ ملے گا لیکن ان کو حصہ تقسیم کیسے کیا جائے گا اس بارے میں اختلاف ہے۔[35]

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اختلاف کی ایک مثال

علامہ ابن رشد القرطبی المالکی اس اختلاف کی مثال بدایة المجتهد و نهاية المقتصد میں بیان فرماتے ہیں:

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس باب میں اس فریضہ کے بارے میں بھی اختلاف کیا جسے خرقاء کہا جاتا ہے یعنی دادا، ماں اور بہن کی یکجائی۔

اس میں پانچ اقوال ہیں:

١. حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ ہے کہ ماں کو ایک تہائی اور بقیہ ترکہ دادا کو ملے گا اور اس کی وجہ سے بہن محجوب ہو جائے گی۔ ان کی رائے میں دادا یہاں باپ کا قائم مقام ہے۔

٢. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے ہے کہ ماں کو ایک تہائی، بہن کو ایک تہائی اور دادا کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔

٣. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ماں کو ایک تہائی، بہن کو نصف اور باقی مال دادا کو ملے گا۔

٤. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے کہ بہن کو نصف، دادا کو تہائی اور ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی پناہ میں ماں کو دادا پر ترجیح دوں۔

٥. حضرت زید کی رائے ہے کہ ماں کو ترکہ کا ایک تہائی ملے گا بقیہ مال میں دادا اور بہن حق دار ہوں گے مرد کو دو عورتوں کے برابر کا اصول نافذ ہو گا۔[36]

پہلی رائے کی مثال:

مسئلہ 3

میت ماں 1/13 سہم

بہن محروم

دادا عصبہ 2 سہم

دوسری رائے کی مثال

مسئلہ 3

میت ماں 1/3

بہن 1/3

دادا 1/3

تیسری رائے کی مثال

مسئلہ 6

میت ماں 1/23 سہام

بہن 1/32 سہام

دادا عصبہ 1 سہم

چوتھی رائے کی مثال

مسئلہ 6

میت بہن 1/32 سہام

ماں 1/16 سہم

دادا 1/23 سہام

پانچویں رائے کی مثال

ماں: 1/3

دادا+ بہن: للذکر مثل حظ الانثیین

مسئلہ 3 بالتصحیح 9

ماں 3 سہام

بہن 2 سہام

دادا 4 سہام

خلاصہ بحث

جد صحیح (دادا) کے احوال وارثت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اور امت مسلمہ میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔

دادا کی موجودگی میں اخیافی بہن بھائی بالاجماع مجوب ہوتے ہیں۔

جبکہ عینی وعلاتی بہن بھائیوں کی دادا کی موجودگی میں مجوبیت میں اختلاف ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک بڑی تعداد اور احناف کا مؤقف یہی ہے کہ دادا کی موجودگی میں تمام اقسام کے بہن بھائی مجوب ہو جائیں گے جبکہ حضرت زید بن ثابت، حضرت علی المرتضی، حضرت ابن مسعود اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا مؤقف یہ ہے کہ دادا کی موجودگی میں بھی عینی وعلاتی بہن بھائی محروم نہیں ہونگے بلکہ انہیں وارث بنایا جائے گا۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات و حواشی

[1] ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی (لاہور: شبیر برادرز، 2008ء) 38

Muhammad Shafiq ur Rehman Qadri, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 38.

[2] ۔ عبد الواحد مدنی عطاری، خلاصۃ الفرائض (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2020ء) 11

Abdul Wahid Madani Attari, Khulāsat al-Farā'id (Karachi: Maktabah al-Madina, 2020) 11.

[3] ۔ ایضاً

Ibid.

[4] ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی (لاہور: شبیر برادرز، 2008ء) 38

Muhammad Shafiq ur Rehman Qadri, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 38.

[5] ۔ عبد الواحد مدنی عطاری، خلاصۃ الفرائض (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2020ء) 11

Abdul Wahid Madani Attari, Khulāsat al-Farā'id (Karachi: Maktabah al-Madina, 2020) 11.

[6] ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، تفسیر نعیمی (لاہور: اصغر پریس، 2003) 563:4

Mufti Ahmad Yar Khan Naeemi, Tafseer Naeemi (Lahore: Asghar Press, 2003) 563:4.

[7] ۔ ایضاً

Ibid.

[8] ۔ مظہر فرید شاہ، اصول میراث (ساہیوال: مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ) 31

Mazhar Fareed Shah, Usul al-Mīrāth (Sahiwal: Maktabah Nizamīyah Jamiah Fareedīyah) 31.

[9] ۔ عبد الواحد عطاری مدنی، خلاصۃ الفرائض (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2020ء) 12

Abdul Wahid Attari Madani, Khulāsat al-Farā'id (Karachi: Maktabah al-Madina, 2020) 12.

[10] ۔ مظہر فرید شاہ، اصول میراث (ساہیوال: مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ) 32

Mazhar Fareed Shah, Usul al-Mīrāth (Sahiwal: Maktabah Nizamīyah Jamiah Fareedīyah) 32.

[11] ۔ امام احمد رضا خان بریلوی، العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ (لاہور: مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن) 291:26

Imam Ahmad Raza Khan Barelvi, Al-'Atāyā al-Nabawīyah fi al-Fatāwī al-Raḍwīyah (Lahore: Matbu'ah Raḍa Foundation) 291:26.

[12] ۔ محمد یاسین قصوری نقشبندی، شرح ترمذی شریف، (مطبوعہ شبیر برادرز لاھور، 2016ء) حدیث: 2017

Muhammad Yaseen Qasoori Naqshbandi, Sharh Tirmidhi Sharif (Lahore: Shabeer Brothers, 2016) Hadith: 2017.

[13] ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (ایپلیکشن فیضان حدیث دعوت اسلامی) حدیث نمبر: 244

Mufti Ahmad Yar Khan Naeemi, Mirat al-Manajih Sharh Mishkat al-Masabih (Application Fiḍan al-Hadith Dawat-e-Islami) Hadith No: 244.

14 ۔ علامہ فیض اویسی، فضائل علم میراث(ادارہ تحقیقات اویسیہ،1426ھ)11

Allama Faiz Ahmad Owaisi, Fazā'il Ilm al-Mīrāth (Idara Tahqiqaat Owaisiyah, 1426H) p. 11.

15 ۔ سلمان بن اشعث ترمذی، جامع ترمذی(لاہور:شبیر برادرز)حدیث:2885

Salman ibn Ash'ath, Jami' al-Tirmidhi (Lahore: Shabeer Brothers) Hadith: 2885.

16 ۔ ایضاً

Ibid.

17 ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، علم المیراث(لاہور: قادری پبلشرز،2004)10

Mufti Ahmad Yar Khan Naeemi, Ilm al-Mīrāth (Lahore: Qadri Publishers, 2004) 10.

18 ۔ ایضاً

.Ibid

19 ۔ مولانا جلال الدین قادری، احکام القرآن(لاھور:ضیاء القرآن پبلی کیشنز)202:2

Maulana Jalaluddin Qadri, Ahkam al-Quran (Lahore: Zia-ul-Quran Publications) 202:2.

20 ۔ ایضاً

Ibid.

21 ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی(لاہور:شبیر برادرز،2008ء)98

Muhammad Shafiq ur Rehman Qadri, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 98.

22 ۔ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، تفسیر الحسنات(لاہور:ضیاء القرآن پبلی کیشنز)1:721

Abul Hasnāt Syed Muhammad Ahmad Qadri, Tafseer al-Hasnāt (Lahore: Zia-ul-Quran Publications) 721:1.

23 ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی(لاہور:شبیر برادرز،2008ء)176

Qadri, Muhammad Shafiq ur Rehman, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 176.

24 ۔ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، تفسیر الحسنات(لاہور:ضیاء القرآن پبلی کیشنز)1:721

Abul Hasnāt Syed Muhammad Ahmad Qadri, Tafseer al-Hasnāt (Lahore: Zia-ul-Quran Publications) 721:1.

25 ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، علم المیراث(لاہور: قادری پبلشرز،2004)15

Mufti Ahmad Yar Khan Naeemi, Ilm al-Mīrāth (Lahore: Qadri Publishers, 2004) 15.

26 ۔ مولانا جلال الدین قادری، احکام القرآن(لاھور:ضیاء القرآن پبلی کیشنز)203:2

Maulana Jalaluddin Qadri, Ahkam al-Quran (Lahore: Zia-ul-Quran Publications) 203:2.

27 ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، علم المیراث(لاہور: قادری پبلشرز،2004)15

Mufti Ahmad Yar Khan Naeemi, Ilm al-Mīrāth (Lahore: Qadri Publishers, 2004) 15.

28 ۔ عبد الواحد عطاری مدنی، خلاصۃ الفرائض(کراچی: مکتبۃ المدینہ،2020ء)21

Abdul Wahid Attari Madani, Khulāsat al-Farā'id (Karachi: Maktabah al-Madina, 2020) 21.

[29] ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی (لاہور شبیر برادرز، 2008ء) 100

Muhammad Shafiq ur Rehman Qadri, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 100.

[30] ۔ عبد الواحد عطاری مدنی، خلاصۃ الفرائض (کراچی: مکتبۃ المدینہ، 2020ء) 21

Abdul Wahid Attari Madani, Khulāsat al-Farā'id (Karachi: Maktabah al-Madina, 2020) 21.

[31] ۔ علامہ ابن رشد القرطبی المالکی، البدایۃ المجتھد، مترجم: ڈاکٹر عبید اللہؓ فہد فلاحی (لاہور: دار التذکیر، رحمن مارکیٹ، غزنی سڑیٹ) 1061

Allama Ibn Rushd al-Qurtubi al-Maliki, Al-Bidāyah al-Mujtahid, Translated by Dr. Obaidullah Fahd Falahī (Lahore: Dar al-Tazkir, Rahman Market, Ghazni Street) 1061.

[32] ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی (لاہور: شبیر برادرز، 2008ء) 315

Muhammad Shafiq ur Rehman Qadri, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 315.

[33] ۔ مفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت (کراچی: مکتبۃ المدینہ) 1126:3

Mufti Amjad Ali Azmi, Bahar al-Shari'ah (Karachi: Maktabah al-Madina) 1126:3.

[34] ۔ علامہ ابن رشد القرطبی المالکی، البدایۃ المجتھد، مترجم: ڈاکٹر عبید اللہؓ فہد فلاحی (لاہور: دار التذکیر، رحمن مارکیٹ، غزنی سڑیٹ) 1061

Allama Ibn Rushd al-Qurtubi al-Maliki, Al-Bidāyah al-Mujtahid, Translated by Dr. Obaidullah Fahd Falahī (Lahore: Dar al-Tazkir, Rahman Market, Ghazni Street) 1061.

[35] ۔ محمد شفیق الرحمن قادری، رفیق الوراثت شرح سراجی (لاہور: شبیر برادرز، 2008ء) 321

Muhammad Shafiq ur Rehman Qadri, Rafiq al-Wirāthah Sharh Sirājī (Lahore: Shabeer Brothers, 2008) 321.

[36] ۔ علامہ ابن رشد القرطبی المالکی، البدایۃ المجتھد، مترجم: ڈاکٹر عبید اللہؓ فہد فلاحی (لاہور: دار التذکیر، رحمن مارکیٹ، غزنی سڑیٹ) 1061

Allama Ibn Rushd al-Qurtubi al-Maliki, Al-Bidāyah al-Mujtahid, Translated by Dr. Obaidullah Fahd Falahī (Lahore: Dar al-Tazkir, Rahman Market, Ghazni Street) 1061.